سوال

(38) کفن پر تین بند باندھنے اور قبر میں دو بند کھولنے کی رسم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرح متین مسائل ذیل میں کہ دہلی میں کفن پر تین بند باندھنے اور قبر میں دو بند کھولنے اور کمر کے بند نہ کھولنے کی رسم ہے اور مٹی دیتے وقت آیت مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ الخ پڑھتے ہیں اور کفن کو کھول کر قبلہ رخ میت کا منہ موڑدینے کا رواج ہے۔ پس سوال یہ ہے کہ شرع شریف میں بند باندھنے کی صورت اور وقت اور موقع کیا لکھا ہے۔ اور کس چیز سے باندھنے کا حکم ہے۔ اور جب کہ بند باندھنا ضروری نہیں تو تمام ملک میں اس کا رواج لازمی طور سے کیوں ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی آیت یا حدیث میں کفن پر بند باندھنے کا کچھ ذکر نہیں آیا ہے۔ نہ اس کی صورت کا کچھ ذکر آیا ہے۔ اور نہ اس کے وقت اور موقع کا کچھ تذکرہ آیا ہے۔ اور نہ اس کا بیان آیا ہے کہ کس چیز سے باندھنا اور اس کے بند باندھنا چاہیے۔ ہاں فقہاء رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اگر کفن کے منتشر ہونے اور میت کے کھل جانے کا خوف ہو تو کفن کو دھجی سے باندھ دیں۔ اور قبر میں رکھنے کے بعد کفن منتشر ہونے کا خوف نہیں رہتا اس وجہ سے قبر میں بند کھول دینے کو لکھا ہے، ہدایہ میں ہے ((وان خافوا ان ینتشر الکفن عنه عقدوه بخرقة صیانة انتهى ملخصاً)) اور آیہ مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ الخ کا مٹی دیتے وقت پڑھنا معلوم نہیں ہوتا۔ اور میت کو لحد میں قبلہ رخ متوجہ کردینا حدیث سے ثابت ہے۔ حافظ ابن حجر تخریج ہدایہ میں لکھتے ہیں۔ ((واما التوجه الی القبلة ففیه حدیث ابی هریرة وقتادة ان البراء بن معرور لما تونی اوصى ان یوجه الی القبلة فقال النبی ﷺ اصاب صحح الحاکم)) (حررہ عبد الرحیم عفی عنہ) (سید محمد نذیر حسین)

ھو الموفق: ... کفن پر بند باندھنے اور اس کو قبر میں کھول دینے کے بارے میں کوئی حدیث مرفوع نظر سے نہیں گزری۔ ہاں سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا ایک اثر اس بارے میں دیکھنے میں آیا ہے شرح معانی الآثار صفحہ ۲۹۲ جلد ۱ میں عثمان بن حجاش سے روایت ہے۔ کہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا انتقال کرگیا تو انہوں نے اس کو غسل دیا۔ اور کفنایا پھر اپنے غلام سے کہا کہ اسے دفن کے لیے لے جاؤ اور جب اس کو قبر میں رکھنا تو ((بسم اللہ علی سنته رسول اللہ)) کہنا پھر اس کے سر کی گرہ اور اس کے پیر کی گرہ کھول دینا۔ ((لفظه (۱) هکذا فغسل بین یدیه وکفن بین یدیه ثم قال لمولاه انطلق به الی حضرته فاذا وضعته فی لحده فقل بسم اللہ وعلی سنة رسول اللہ ﷺ ثم اطلق عقد راسه وعقد رجلیه)) اور علمائے حنفیہ و شافعیہ نے لکھا ہے کہ مٹی دیتے وقت آیت مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ الخ پڑھنا مستحب ہے علامہ شوکانی نیل الاوطار صفحہ ۳۲۳ جلد ۳ میں لکھتے ہیں۔ ((قوله (۲) من قبل راسه فیه دلیل علی ان المشروع ان یحثی علی المیت من جهة راسه ویستحب ان یقول عند ذلک مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ذکره اصحاب الشافعی انتهى)) اور اسی طرح سبل السلام میں بھی لکھا ہے۔ اور اس بارے میں ایک ضعیف حدیث آئی ہے مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے۔ ((وروی احمد باسناد ضعیف انه یقول مع الاولی مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ ومع الثانیة وفیها نعیدکم ومع الثالثة ومنها نخرجکم تارة اخرىٰ)) ''یعنی رسول اللہ ﷺ پہلی بار مٹی ڈالنے کے وقت مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ پڑھتے اور ایک حدیث ضعیف میں میت کو قبر میں رکھنے کے وقت بھی اس آیت کا پڑھنا

آیا ہے۔''نیل الاوطار صفحہ ۳۲۱ جلد میں ہے۔ ((وعن ابی امامۃ عند الحاکم والبیہقی بلفظ لما وضعت ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ والہ وسلم فی القبر قال رسول اللہ ﷺ مِنھَا خَلَقْنَاکُمْ وَفِیھَا نُعِیْدُکُمْ وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ الحدیث وسندہ ضعیف انتہی)) واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ محمد عبدالرحمٰن المبارکفوری عفا اللہ عنہ۔ (فتاویٰ نذیریہ جلد نمبر ۱ ص ۴۱۶)

(۱) اس کو غسل اور کفن دیا پھر اپنے غلام کو کہا اس کو قبر میں لے جا کر دفن کر دو جب اسے لحد میں رکھو تو کہو اللہ کے نام اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر پھر اس کا پاؤں اور سر کا بند کھول دینا۔

(۲) اس میں یہ ہے کہ میت پر مٹی سر کی جانب سے ڈالنا مستحب ہے اور یہ بھی مستحب ہے کہ اس وقت یہ آیت پڑھے نہ اسی سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں لوٹائیں گے اور اسی سے دوسری مرتبہ نکالیں گے اس کو امام شافعی کے اصحاب نے ذکر کیا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 05 ص 59

محدث فتویٰ